نورافشاں

[illegible] حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے [illegible]

نمبر [illegible] جلد ۱ لودیانہ [illegible] ستمبر [illegible] قیمت [illegible]

اہل ہند کے اوضاع و اطوار

[illegible]

قصبہ میں واقع ہے تاہم اور بہت سی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جنکے لحاظ رکھنے میں انگریزوں کو کبھی وقت ہوتی ہوگی معلوم نہیں دیتی اور اُن سے اُنکا خوش رہنا یہاں کے سب لوگوں کے گردہ بندی کا باعث ہے۔ ایسٹ وک صاحب نے اپنی تاریخ میں اُنکا کچھ ذکر کیا ہے اگر انگریزوں کو چاہئے کہ کوئی حاضر یا غائب آپ وہاں سے جدا کرکے کیا کسی دیسی کے گھر میں وہ جب ہوگی پر کوئی دیسی رئیس یا اہلکار بیٹھا ہو اُسپر اپنا پاؤں دراز کریں اور ایسی حرکت کریں جس سے وہ اُنکی طرف ہو اُنکے بدن پھیلنے سے منع اور مکان پر جبر چاہئے خاص کرکے اُنکی عورتوں سے اگر ممکن ہو تو حضور خامشی رکھو کسی چیز کے معین ہونے میں چاہئے اُنکی مستورات کی نسبت کچھ کہنے یا تذکرہ اچھا نہیں اگر ضرورت ہو تو لفظ گھر یا مردانی خانہ یا اہل وغیرہ کے نام سے ذکر کیا جاوے اور جب غرض ملاقات آتے ہیں تو اُنکی خاطرداری و مدارات اور مہربانی دکھلانے میں اخلاص دیا چاہئے۔ مثلاً کاڑی کا استعمال دیسیوں کے حق میں اُنکو ایک طرح ناگوار گذرتا ہے ✝

اخبارات ملکی و ولائیتی

حادثہ۔ خبر ہے کہ دو پہر کو ڈاک گاڑی کراچی سے روانہ ہوئی مقام جھنگ پر دو گاڑی سے میں میل کے فاصلہ پر پہونچی باعث نقص انجن کے ٹھہر گئی اور پھٹ گیا اس لئے ریل گاڑی ہے بڑھ گئی سنی کہتے ہیں کہ بوائلر کے ٹکڑوں سے انجن کا بھی نقصان ہوا اور اسکے پھٹنے سے نہایت ہی خوفناک شور ہوا تھا ایک ہندوستانی فیرمین کو کچھ سخت جھلسی گئی باقی آدمیوں کو کچھ نقصان نہیں ہوا اس لئے کہ وہ انہیں اس وقت اپنے تئیں انجن پر گرا دیا تھا ✝

اشتہار از جانب خان خیوا۔ شہنشاہ روس کی خاطر سے مشتہر کرتا ہوں کہ تمام غلام سلطنت خیوا

میں آزاد کئے جاویں اور تجارت غلامان مادومت کے لئے ترک کیجائے اور اس حکم کی جلد تعمیل کیجائے اور بصورت عدول حکمی سخت سزا دیجاویگی تمام آزاد غلاموں سے مقدور رعایا کے برابر سلوک کیا جائے اور حکومت خان میں جنکی اجازت ہو اگر وہ اپنے ملک کو جانا چاہیں تو اُنکے لئے انتظام کیا جائے اور سب آزاد غلام جو اُسکے متصل جمع ہوں جہاں افسران اُنکے ناموں کی فہرست تحریر کرکے اُنکی تعداد خان کے روبرو پیش کرینگے ✝

ہندوستانی ریل کے لئے اچھا نمونہ۔ شمالی اور مشرقی امریکہ کی ریل کے سپرنٹنڈنٹ نے تمام ملازمان ریل سے اقرارناموں پر دستخط کرائے ہیں کہ جنمیں اُنہوں نے ہر طرح کی ناشائستہ کلام سے باز رہیں اور جو اس اقرار کو منظور نکریں فوراً برخاست کئے جائیں اور اُنکی جگہ اور شخص رکھے جاویں ✝

خانگی کیڑا۔ ایک شخص ملک امریکہ میں شخص جو اسٹیشن کے سکرٹری نے جسنے کبھی کسی طرح کی سودی نہیں کی ہے اور نہ کبھی حالت میں گیا ہے اور طرز یہ ہے کہ اگر اپنے سے کسی چالیس میل کے فاصلہ تک بھی نہیں گیا ہے ✝

توپ کا عمدہ استعمال۔ بروکلین کمپنی امریکن چرچ نے ولیم شاہنشاہ جرمنی کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ آپ نے جو توپ ملک فرانس سے فتح کی ہیں جو پیتل کی ہوں واسطے بنانے ایک گھنٹے کے جو گرجا میں رکھا جاوے عنایت فرمائیے۔ نور افشاں یہ کہتا ہے اُس وقت کے پورا ہونے کا جو کتاب یسعیاہ کے باب ۲ آیت ۴ میں ہے جسکے وسے اپنی تلواروں کو توڑ کے پھالیں اور بھالوں کو توڑ کے ہنسوے بناوینگے اور قوم قوم پر تلوار نہ چلاوینگے اور وسے پھر کبھی جنگ نہ سیکھینگے ✝

چنانچہ آجکل اکثر سلطنتوں میں بجائے جنگ کے صلح ہوتی جاتی ہے مثلاً امریکہ و انگلستان وغیرہ ✝

فارس۔ سلطان محمد خان اور میرزا حسین خان مشیر کا مقدمہ عدالت چنبری میں ہوا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا حسین خان موصوف کا دو حلی یہ ہے کہ سنہ ۱۸۷۳ء میں صاحب موصوف کے واسطے کرنے کاروائی اس امر کے جسکی اجازت تامہ مشیر صاحب کو دیگئی تھی ایک درخواست کی تھی تو شاہ کی طرف سے یہ جواب ملا تھا جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر اس بات کی تجویز عمل میں آئیگی تو اُسکا خیال ہے کیونکہ اس کام پر مقرر کیا جائیگا اور نادرشاہ کیونکہ غیر ملک کے آدمی کو دیا جائیگا اور بعد خلاصہ میں نے ایک اخبار ملک فرانس میں چھپوا دیا تھا اور جو صلح و مشورہ حیثیت کے لکھی درخواست کرنیکا اختیار نہیں ہے لارڈ چنبری نے بعد تحقیقات کے مقدمہ کو خارج فرمایا ✝

زنجبار۔ ساحل زنجبار پر دونوں میں دو جہاز لنگر لگائے ہوئے سات انگریزی اور دو فرانسیسی ہیں جنکی بڑی فکر سے مالکان اس جگہ کو یقین ہوگا کہ گورنمنٹ انگریزی و فرانسیسی تجارت غلامان کے انسداد کرنے میں نہایت ہی سرگرم ہے ✝

سینٹ پیٹرزبرگ۔ اخبارات روس ڈیوک آف ایڈنبرا اور گرانڈ ڈچس کی شادی کے قریب پہنچنے کی بابت بھی قرین کر رہے ہیں اُنکا بیان ہے کہ اغلب ہے کہ مئی یا جون میں اس مقدمہ پر سینٹ پیٹرزبرگ میں تشریف لاوینگے ✝

حکایت دلچسپ۔ امریکہ کے ایک اخبار میں مرقوم ہے کہ تین شخص یعنے حجام اور طالب علم اور ایک گنجا شخص سفر کر رہے تھے جب رات ہوئی انہوں نے صلاح کی کہ ہر ایک ایک پہرہ دے باقی سو جاویں پہلے حجام کا پہرہ مقرر کرکے کیا کیا کہ اپنے بعد طالب علم کو جگا دے جب وہ سوگئے حجام نے پہرہ دیتے ہوئے طالب علم کے سر کے بال مونڈ ڈالے اور جب اُسکے طالب علم کو بیدار کیا اُسنے اپنے سر کو صاف دیکھ کر کہا اُٹھا تو نے گنجے کو کیوں جگایا ہے

دوسری نوبت تو طالب علم کی ہے ✦

بن مانس باشندہ کان ٹیگ تیمر ایک بن مانس کے دیکھنے سے نہایت ہی متحیر ہو رہے ہیں معلوم دیتا ہے کہ یہ جانور گوریلا کی قسم سے ہے اس لئے کہ ان سادہ لوگوں نے ایسا جانور پیشتر کبھی نہیں دیکھا تھا جس کے باعث تعجب میں ہیں اُسکے بدن پر بالکل بال نہیں ہیں مگر منہ اُسکا بہت ہی بڑا ہے اور آنکھیں نہایت ہی تیز ہیں اُسکے مالک کہتے ہیں کہ ہم نے اُسکو سنگاپور سے خریدا ہے ✦

بنگلور - ایک لڑکی نامی [illegible] نے بنگلور میں پادری [illegible] صاحب سے جب بپتسما پایا اُسکے گھر کے آدمی اُسکو پکڑ لے گئے اور جبراً اُسکی شادی ایک ہندو سے کر دی اب اُس نے عدالت میں معرفت مس [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] ہرجانہ کی نالش کی ہے اُسکی شادی ایک عیسائی کے ساتھ ہونے پر تھی جبکہ اُسپر دست اندازی کی گئی - مگر یہ شادی ذبردستی سے بعد بپتسما پانیکے واقع ہوئی تو ہندوؤں کی نظر میں بالکل شادی نہیں ہے ✦

کلکتہ - سنیچر کے روز شام کے وقت ایک شخص [illegible] سے گھوڑی گاڑی [illegible] جاتا تھا [illegible] میں سامنے سے دوسری گاڑی آئی جس میں سر جارج کیمبل صاحب لفٹنٹ گورنر بنگال سوار تھے اگرچہ دونوں میں ٹکر لگی مگر شکر کی بات ہے کہ صاحب موصوف کو کچھ صدمہ نہیں پہنچا ✦

عجب شراب نوشی - ایک عورت ساکنہ [illegible] نے ایک روز اپنے آقا کی غیر حاضری میں اپنے ایک دوست کی ضیافت کی اس موقع پر انہوں نے ۹۰ بوتلیں شراب کی خرچ کرکے اُنکو پانی سے بھر دیا مگر کے مالک نے [illegible] اس چوری کو دریافت کر لیا [illegible] کی تنخواہ سے وصول کر لیا جاوے مگر [illegible] عدالت [illegible]

اختلاف حکم عدالت - کچھ عرصہ گذرا کہ ضلع گجرات سے ایک آدمی [illegible] چوری [illegible] اور بعض [illegible]

[illegible] بارت گاؤں میں قربانی چڑھائے گئے اس جگہ ان سبھوں نے خوب شراب پی آدھی رات کے وقت دو آدمی بکری کی قربانی کے واسطے [illegible] اپنے دو بیٹے کے [illegible] سر کاٹ ڈالا [illegible] بیان کیا کہ میں [illegible] تھا اور مجھے معلوم نہیں کہ کیا کیا [illegible] سے اُسکی نسبت [illegible] گھنٹہ کی قید کا حکم ہوا جسپر اُسنے اپیل کیا اور ہائیکورٹ سے [illegible] کا حکم ہوا اب گورنمنٹ نے صرف چھ ماہ کی قید منظور فرمائی ✦

جاپان - ایک [illegible] جو [illegible] میں ہے [illegible] مذکور ہے کہ اس ملک میں انتظام کی بابت [illegible] عیسائیوں کو [illegible] انجیل کی منادی کی بالکل ممانعت کی گئی ✦

برہمنی سانڈ - اس جانور کی بابت [illegible] کیا ہے کہ ہر وقت اور ہر موسم میں گلی کوچوں میں پھرتا ہے جس سے جان کا خطرہ [illegible] ایک روز ایک [illegible] ایک ڈاک گاڑی میں سوار ہوئے جاتا تھا راستہ میں سڑک پر [illegible] ایک سانڈ [illegible] آدمی کے [illegible] چونک [illegible] [illegible] بہت ہی مفید ہوگا ✦

پھانسی ضلع [illegible] ایک ہندوستانی [illegible] پھانسی کا [illegible] ایک [illegible] تعینات کئے [illegible] انکار کیا تھا ✦

بمبئی - کالبا دیوی کے دوکاندار جو قیمت میں صرف [illegible] کی چاندی کی تھیں کوئی شخص چورا لیگیا ✦

علاج چونکہ اکثر اشخاص [illegible] سے بعض تکلیف اُٹھاتے ہیں بنا بریں فائدہ عام کے لئے تدبیر ذیل بتاتے ہیں کہ [illegible] بقدر چار [illegible] پانی میں بھگو کر زخم پر لیپ کرے تو فوراً درد رفع ہوگا دوائے مذکور انگریزی سوداگروں کی دوکان و شفاخانہ سرکاری سے مل سکتی ہے ✦

بیرن راتھیر [illegible] اس عرضی کی جو بیرن راتھیر نے وزیر غیر ممالک کی خدمت میں [illegible] اُس عہدنامہ کے جو گورنمنٹ فارس نے اُس سے کیا ہے مسودہ اب درج ذیل کیا جاتا ہے ✦

جا بجا [illegible] کے متعلق ہو کر ایک چٹھی اطلاع اس امر کے کہ گورنمنٹ فارس نے مجھے اجازت دی تھی کہ ستر برس تک ریل سڑک وغیرہ کام اس ملک میں تعمیر کرواؤں بھیجی تھی ✦

اب میں آپکی خدمت میں اطلاع دیتا ہوں کہ اس [illegible] پر وزیر [illegible] استعفا کر دئیے ہیں اور شاہ فارس نے بھی منظور کیا ہے ✦

اس [illegible] کے اختیار کرنے سے کہ [illegible] فارس کو ہی فائدہ پہنچیگا اور وہاں کے لوگوں کی بہتری ہوگی لیکن میری دلی خواہش ہے کہ [illegible] کوشش حاصل ہو ✦

ان حالات سے [illegible] کہ ان فائدوں کو جیسے شاہ موصوف نے حاصل ہوتے [illegible] حسب بیان [illegible] صرف ستر برس کے [illegible] کے لئے بخشے دیئے گئے ہیں ✦

اس کام کو میں اپنے ملک کے صرف انگریزوں کے [illegible] کے لئے کرنا چاہتا ہوں اور [illegible] انگریزی کے [illegible] کام کو بڑی خوشی سے کرونگا اگر [illegible] فارس کے [illegible] کس [illegible] سے کچھ [illegible] ہو جاوے تو

سرکار انگریزی کی میری تدبیر اور میرے حقوق کی حفاظت
حامی ہو بہت ۔

امید کہ براہ مہربانی ذو دسشن اس درخواست کا
جواب جلد عنایت فرمائیے ۔

جواب عرضی از جانب وزیر فارن افس

آپکی چٹھی مورخہ ماہ گزشتہ در باب اطلاع اس امر
کے کہ گورنمنٹ فارس نے آپکو واسطے جانے دیہات اور
شہر وغیرہ ترک وغیرہ کے اجازت دی ہے نیز درخواست
حفاظت گورنمنٹ انگریزی اگرچہ بین سلطنت فارس اور
انکے کچھ تکرار رہا ہو پہنچی ہے اب جواب میں آپکو اطلاع
دیتا ہوں کہ سرکار انگریزی خیر خواہی وغیرہ امورات
کے سلطنت فارس کی ترقی دیکھ کے خوش ہو گی لیکن مدد
کا کچھ وعدہ نہیں کر سکتی ۔

راقم [illegible] صاحب

تھانہ ملانہ کے علاقہ میں کچھ زمیندار آپسمیں [illegible]
لڑکوں کے سر پھوٹے دو آدمی جان سے ضائع ہوئے
مجرم گرفتار ہوکے عدالت میں آئے مقدمہ زیر تحقیقات
ہے دیکھئے کیا ہو ۔

اور قصبہ ساڈھورہ میں ایک مرد گر گیا انکے بیٹوں نے لفظ
ایک بھائی پر انکے خون کا دعویٰ کیا ہے مقدمہ زیر تجویز
ہے ۔

اور علاقہ دمری کے علاقہ میں دو زمیندار ایک گاؤں میں
[illegible] بھینس تلاش کرتے پھرتے تھے کہ کہیں بات پوری نہ
بیٹھی جب جنگل میں آئے تو بھینسوں کی جگہ میں سے دو
بھینس مع [illegible] لیکر بھاگ پڑے چرواہے نے روکا دیا ایک
زمیندار کھیت سے نکلا انکے پیچھے جو چرواہوں نے زمیندار
کے سر پر ایک ایسا لٹھ مارا کہ زمیندار بیجان ہو گیا وہ
اسپتال میں ہے اور مجرم حوالات میں ہے جو کچھ ہوگا لکھا
جاویگا ۔

کتاب فحش چند روز ہوئے کلکتہ میں ایک جلسہ
واسطے انسداد فحش کتابوں کے ہوا جسمیں عیسائی ہندو مسلمان
اور برہمو وغیرہ شامل ہوئے ہیں ایک نہایت عمدہ اتفاق
معلوم دیتا ہے ۔

سرحدی خبریں

کورسپانڈنٹ کابل کی تحریر ہے کہ امیر صاحب کا حال
بالکل تندرست نہیں ہوئے امید قوی ہے کہ دو ہفتہ تک صحت
و توانائی کلی حاصل ہو جائیگی کہتے ہیں کہ بباعث اجتماع بہت
سی فوج کے کابل میں خدشہ قحط کا ہے جسمیں [illegible]
کی سپاہ فوج اور کو بھیجتے ہیں تاکہ روسیوں کا جو جنگ
کی طرف سے تحریک جاتے لگے ہے نمونہ ہیں اور جبکہ [illegible]
کابل میں خواہ مخواہ گرم ہو [illegible] جسکو امیر صاحب نے [illegible]
[illegible] جنرل بہادر کی خدمت میں عرض خواست [illegible]
[illegible] بھیجا تھا اب کہتے ہیں کہ جناب وزیر اسٹیٹ بہادر نے
اس پیغام کو بالکل نا منظور کیا ۔

بلخ سے خبر ہے کہ روسیوں کا گمان ہے کہ ایک فوج ماتحت محمد اسحاق
کے ہندوستان پر آتی ہے [illegible] محمد عالم خان حاکم ترکستان
ان افواہوں کے سبب روسیوں کی آمد کی خبر گرم ہو رہی ہے
[illegible] کہتے ہیں کہ وہ اس وقت تک اپنے تئیں حالت امن
میں سمجھتا ہے جب تک کہ امیر کابل کو پہلے کچھ خلل نہ ہو روایات
یہ صداقت سے خالی معلوم دیتی ہیں ہم اس لئے صحیح کرتے
ہیں کہ تا [illegible] ظاہر ہو کہ افغانستان میں کیسی افواہیں ہو
رہی ہیں ۔

[illegible] روم کے باشندوں نے [illegible]
حال کو فتنہ اختیار کیا ہے امیر کابل نے اس خبر کے سنتے ہی
ایک مجلس جمع کی اور دل محمد حاکم [illegible] کو جو باعث
اشتہار فتنہ کے برطرف کیا گیا تھا پھر بحال کر دیا اب امید
ہے کہ امن ہو جاویگا ۔

لودیانہ مکان میونسپل کمیٹی کے متعلق ایک باغ واسطے
سیر گاہ عام کے بنوایا گیا ہے اور باہتمام ممبران کمیٹی طیار
ہوا ہے اور نہایت عمدہ ترتیب سے جائی گئی ہیں قریب قریب کے
درخت انتمام اقسام کے [illegible] سے منگوا کر خوب [illegible]
سے لگائے گئے ہیں یقین ہے کہ کچھ عرصہ میں جب یہ باغ
سرسبز ہو جاویگا تو شہر کے لئے ایک زینت کا مکان ہوگا
[illegible] اس باغ کی آراستگی میں لالہ رنجیت صاحب خزانچی
و ممبر میونسپل کمیٹی کی کوشش قابل تعریف ہے
از ابتدائے [illegible] تا ۳۰ اگست ۱۸۸۰ء [illegible]
سات میں تعداد حسب ذیل ہے ۔

پیدائش ۹۹ اموات ۷۰

خلاصہ تار برقی از ۲۷ اگست تا ۶ ستمبر ۱۸۸۰ء

انگلستان [illegible] افسران فوج نے [illegible] طلب کی [illegible]
[illegible] درخواست کی ہو [illegible] افسران [illegible] منتخب ہوئے کرنیل [illegible]
کپتان [illegible] کپتان [illegible] وغیرہ [illegible]
[illegible] دیسی فوج [illegible] ہزار [illegible] چند [illegible] جنرل [illegible]
اور لشکر نے شہر [illegible] کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور توپخانہ [illegible]
حملہ کیا گیا [illegible] خشکی کی طرف سے محاصرہ کیا گیا ہے [illegible]
کی طرف [illegible] کے جہاز [illegible] ایڈمرل [illegible] نے [illegible]
اور [illegible] جہازوں کو [illegible] گرفتار کر رکھا ہے [illegible]
تا وقتیکہ [illegible] قبضہ نہیں ہوا [illegible] کے [illegible] ایڈمرل
[illegible] کو اطلاع دی ہے کہ [illegible] جہاز [illegible] میں
سرکار کے حوالے کئے جاوینگے تو ہم [illegible] کرینگے ایڈمرل [illegible]
[illegible] جہازوں [illegible] کے لئے [illegible] کی نجات [illegible]
[illegible] ہے کہ ایڈمرل [illegible] جہازوں کو [illegible] میں [illegible]
اور جب تک [illegible] کی بابت فیصلہ ہو جاوے سرکار کے [illegible]
خبر ہے کہ [illegible] جہاز [illegible] ہوئے اور [illegible]
انگریزی سے سفارش کر [illegible] جہاز [illegible] کے حوالے [illegible]

بقیہ نظر ثانی کتاب صیانت الانسان

حصہ سوم

فصل اول

اثبات تحریف انجیل کے جواب میں

جناب حضرت مانند صاحب نے یوحنا رسول کی انجیل کی نسبت ذکر کیا اعتراض اس قسم کا کہ وہ غیر معتبر ہے نہیں کیا بلکہ یہ کہ وہ اسے معتبر اور اُسی کی تصنیف سمجھتے ہونگے ورنہ خرور تھا اور ناظرین بھی جانتے ہیں کہ کوئی ذکر نہیں ہے مگر بھی وہ رات چلاتے کر مولوی نقیر محمد صاحب لکھتے ہیں یہ خیال کر ناظرین جان لیں کہ ہم بھی دہلی کے پانچوں سواروں میں سے ہیں حضرت کی تصنیف کے جزو ۵ کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ وہ پیروان افلاطون میں سے تھے مسیح کا مذہب اختیار کر لیا اور اُس میں سے عقیدہ توحید باری تعالیٰ کا کلام عقیدہ سہ اقنیم کا افلاطون سے داخل کیا اور وہ صفات الٰہی کو خدا قرار دیا یعنے روح القدس اور علم الٰہی جسے افلاطون نے بہ لفظ کلمہ تعبیر کیا ہے جواب افلاطون نے خدا سے جانے علم الٰہی لفظ کلمہ استعمال کیا ہے مگر روح القدس کو وہ کسی پیغام پر ناظرین بھی جانتے ہیں خدا قرار نہیں دیا ہے حضرت مولوی صاحب کا یہ دعویٰ کہ اُس روح القدس کو خدا قرار دیا ہے سراسر غلط اور محض بے فروغ ہے اور یہ بھی یوحنا رسول کے حق میں فرمایا ہے کہ وہ پیروان افلاطون میں سے تھے معلوم نہیں کہ یہ دعویٰ بالکل کس دلیل کی رو سے ہے حق (یاں چند دلائل مسیح بھی کئے جاتے ہیں) یہ کیونکر کہ یوحنا کو جا لم خواب بھی افلاطون کے معتقدوں کے خیل میں شمار کرنا بعید از قیاس ہے وجہ اول۔ اول تو یوحنا کو اس گھر اور علم سے کچھ تعلق نہ رکھتا تھا پس وہ جانے کہ وہ افلاطون کے فیلسوفوں کا کچھ بھی وقوف رکھتا ہو دوسرے یہ کہ وہ تھا اور یہودی وہ آنی علم کے مطالعہ کرنے کو سوں بھاگتے تھے دیکھئے پھر کوئی ایسا شخص کو متہم یہ الزام کرے وہ افلاطون کے پیروان میں سے تھا سو یہ اُس کی کمال نادانی ہے اور کیا ناظرین ایسے شخص کو سوانے معقول انکار ہونے کے کوئی اور مطلب دے سکتے ہیں۔ وجہ سوم چونکہ تعلیم افلاطون کے جہاں اول سے موجود ہے اور نسبت آدم زمین سے کچھ تعلق بھی نہیں۔ کیونکہ ۵۰۰ برس کے فاصلہ پر ہم بالکل جہاں تیز کے ساتھ مل نہیں سکتا۔ مگر یوحنا نے اپنی انجیل کے باب اول آیت ۱۴ میں یوں فرمایا ہے کہ کلام جسکی ذات الٰہی ہے وہ مجسم ہوا اور ہمارے بیچ میں سکونت کی اور اُسی باب کے ۳ آیت میں یوں لکھا ہے کہ اُسی کلام کی معرفت سے ہو کہ خدا تھا سب کچھ موجود ہوا اب ناظرین منصف مزاج انصاف کریں کہ ہم اُسکو پیروان افلاطون میں سے کیونکر قرار دے سکتے ہیں علاوہ ازیں یہودیوں کی کتب مقدسہ میں بھی کلمہ بمعنی صفت موصوف ہو جاتا ہے جو زبور کی چھٹی آیت جس میں لکھا ہے **בדבר אלהים שמים נעשו** یعنی خدا کی کلام کی معرفت سے آسمان بنے) اس امر کی شہادت دیتی ہے اور پھر اُسی کی ۱۵ آیت میں یوں تحریر ہے **עד מהרה ירוץ דברו** اُس کا کلام نہایت تیزی سے دوڑتا ہے یسعیاہ نبی اپنی کتاب کے ۵۵ باب کی ۱۱ آیت میں یوں فرماتے ہیں

כן יהיה דברי אשר יצא מפי לא ישוב אלי ריקם כי אם עשה את אשר חפצתי והצליח אשר שלחתיו ׃

اُسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہوگا وہ مجھ پاس بے انجام نہ پھرے گا بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اُسے پورا کریگا اور اُس کام میں جس کیلئے میں نے اُسے بھیجا ہے موثر ہوگا اور عبرانی کی کھانی ترجمہ کے اکثر مقامات میں رجس کو مطالعہ کیا اور کتاب یہودیوں سے اسیر ہو کر بابل میں مقید ہوجانے کے وقت سے اختیار کیا بجائے لفظ خدا

מימרא די יהוה یعنی خداوند کا کلمہ کے لفظ کلام خدا میں استعمال کیا گیا ہے چنانچہ پیدایش کی کتاب کے تیسرے باب کی ۸ آیت جس میں یوں تحریر ہے۔ اور انہوں نے خداوند خدا کی کلام کی آواز باغ میں پھرتی سنی اشارہ حال ہے اور استثنا کے ۵ باب کی ۲۴ آیت میں یوں تحریر ہے یہ جان کہ خداوند تیرے خدا کا کلام وہ ہے جو تجھے وہ تیرے سامنے پار جاتا ہے وہ ایک بھسم کرنے والی آگ ہے وہ انہیں بھسم کریگا وہ انہیں تیرے سامنے شکست دیگا اور تو اُن کو نکال دے گا جیسا کہ خداوند نے تجھے کہا ہے اور یسعیاہ نبی کی کتاب کی کلدانی ترجمہ میں بجائے لفظ خدا کلام خدا پایا جاتا ہے علاوہ اکثر مقامات میں بھی یہی حال ہے چنانچہ اس کتاب کے ۴۵ باب کی ۱۷ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۵ آیت سے بخوبی عیاں ہو جائے گا یہ امر ناظرین پر واضح ہو کہ ان مرقومہ بالا آیات سے بخوبی عیاں ہو سکتا ہے کہ یہودی قدیم الایام سے خدا کو خدا الکلام بھی کہتے آئے ہیں تو پھر کس صورت سے یوحنا پر جو خود یہودی تھا لفظ کلمہ کی استعمال کرنے سے یہ الزام کہ وہ پیروان افلاطون میں سے تھے لگ سکتا ہے اب جبکہ ہم یا جوابات ٹوٹے پھوٹے پیر ترسے کا نام فردوس بریں رکھتے ناظرین جانتے ہیں کہ جناب حضرت مانند کا سنگ دل تو یہ تھا کہ حضرت بن چھپے گپ مار کر ثابت کریں کہ مسیح مرقس ولوقا کی انجیلوں کے لکھنے والے تو اور ہی ہیں صرف یہ نام ہی اُنکے ناموں سے منسوب ہوگئی ہیں اور جناب مولوی نقیر محمد صاحب نے ایسی چال کہ ہم بھی یہاں مشکر ہیں حضرت کی مراد کے لئے یہ کہدیتے کہ یوحنا افلاطون کے پیروان میں سے تھا افسوس صد افسوس حضرت یہ نہ سمجھے کہ آسمان پر تھوکنے

کیا نتیجہ ہوا ہم بدرجہ مزید سمجھا کہ کوئی حق کی بات کرتے یا
ان بے بنیاد تہمتوں میں سے ایک تو ثابت کی ہوتی البتہ
یہ تو ہم بھی مان لیتے ہیں کہ حضرت نے چند اوراق سیاہ
کرنے میں نہایت جان فشانی کی ہے جو صاحب کبھی آفتاب
نکلنے سے چھپا ہو کہ جب ناظرین منصف مزاج ہیں تو ان کو
سے کیا ہو سکتا ہے حضرت کی تصنیف کے ساتویں صفحہ پر یوں
لکھا ہے کہ یہ راوی سب کے سب ثقہ یعنی راست گو راوی
ہیں لیکن یہ وہ اعتبار ہے جو کہ راوی ثقہ اور شناسا ہیں
کے ساتھ مشہور اور معروف ہوں اور فسق و فجور و کذب
کے ساتھ متصف نہ ہوں لہذا ہم حضرت سے اس دستاویز
کی اپنی تصنیف کے ۲۲ صفحہ پر یوں تا ئید کرتے ہیں
در وجہ کے متعلق اور مجہول نہیں اعتبار نہیں چنانچہ آپکی
نقش کے لئے اُلٹا قول بھی نقل کیا جاتا ہے قول بھائی
چال اور چلن تو خوب ہی درست کرتے ہیں حواری یا جو شخص
رہنے کے مسیح کے ساتھ آخر تک بے ایمان رہے اور ان میں
سے جو خیال ہو اور پطرس سے سرزد ہوئے ہیں وہ بھی
وہ سب انجیل کی برکت ہے پھر ۲۰ صفحہ پر حواری بعد ازین
اور حواریوں کے حق میں یوں فرماتے ہیں یہ ایسے کوڑھ
اور وہم کم یاد ہیں جاہل پادریوں کے نزدیک جو آپ کی
ظاہر باطن کی چال معلوم کرنے سے کچھ غرض نہیں بلکہ تعصب
اور ہٹ دھرمی کے باعث اور مذاہب کے اکابروں کی تحقیر
نقل کا ستانا چاہئے اصل میں جو خوب پسند رکھتے ہیں انکار
نام آوری جن سمجھے کہ آپ وہ بات میں مستند رہیں کیونکہ
آ گیا یا سمجھے شعبہ میں ایجاد ہے کہ پیروی عقل اور دین
اور جناب پولوس مقدس کی جو کہ پہلے صاحب تم جو تمھی تھا
تکفیر و انکار نہیں کرتے تھے اور مقدس صاحب فریب اور دھوکا
دینے میں مستعد تھے معلوم نہیں کہ جناب حافظ صاحب
کا دل مشتاق اس سخت زبانی سے کیا ہے شاید سمجھے تھے
کہ میدان جنگ میں شمشیر زبان سے کام لینا ہی شایان حق

تو یہ سمجھا کہ بجائے جاہل پادریوں کے یوں کہتے کہ آپ
کی اخت زمانہ ہے استعمال خوراک ہے ہم حضرت کو
تو اسمیں کچھ قصور نہیں ہے ناظرین اسلام پر مخفی نہ معلوم ہوا
کہ شعبان کی دو تاریخ کو جو تعصب دوستانہ کی کہ
ہیں مسلمانوں کے دل بخل و غضب و بغض و کینہ و کذب و تعصب
سے بھر دئے ہیں پوری ہو گی چنانچہ روضۃ الاحباب میں
مرقوم ہے کہ یہ تو محققین بخوبی جانتے ہیں کہ حواریوں
کی ایمانداری میں تو کچھ فرق بھی نہیں پر جو کوئی ان پر
انگشت دھرے اور چھاتی ٹھونک ٹھونک کر کہے کہ وہ سخت
بے ایمان تھے و یہ اصل کہاں نادانی ہو گی معلوم نہیں کہ
جناب حافظ صاحب کس دلیل کے رو سے ان پر بے ایمانی
کی تہمت لگاتے ہیں ذرا حضرت بلکہ بہت سے اہل اسلام
اکثر وقت بہت حواریوں کے حق میں ایسا ہی ارشاد فرماتے
ہیں ۔ حق ہر کہ کو حق کے دربار میں کتاب صاحب نے
کس دستی ہے اور دو حق خود یہ فتنہ اٹھایا کہ جا بجا کل
میں نے بہت سے ہر دو اس رنگ میں دیکھا ہے کہ قابل
ایمان و خلوص اظہار نہیں کرتے یہ شخص حق قیاس کرتا
کی گرفتاری کا حکم دیا الغرض محکم تقدیر سے یہ کر بھاگ کر بستی
ہی اور مشہور ہے کہ مالکیہ میں ایک عزت
کی ناش کرے اس نقل سے عیاں ہے کہ روح مجبور
سے کیا ہو سکتا ہے جب یہ حال ہے اور ناظرین بھی منصف
ہیں تو حافظ صاحب کی ان باتوں سے حواریوں کی ایمانداری
میں کیا کچھ فرق پڑ سکتا ہے دیکھئے انجیل میں حواریوں کے حق میں
کیا لکھا ہے متی کی انجیل کی ۱۷ باب کی ۱۷ آیت میں تحریر ہے
کہ مسیح نے جماعت یعنی حاضرین سے مخاطب ہو کر شاگردوں کی
موجودگی کے وقت جواب میں یوں کہا اے بے اعتقاد اور کج رو
قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہونگا پھر اسی باب کی ۱۹
۲۰ آیت میں لکھا ہے شاگردوں نے الگ میں پاس آکے اس سے کہا
کہ کیونکہ ہم اس کو نکال نہ سکے یسوع نے ان سے کہا اپنی بے ایمانی کے سبب

کی انجیل کے ۱۷ باب کی ۱۷ آیت میں لکھا ہے یسوع نے انکے جواب میں
کہا کہ اے بے ایمان قوم میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں
اور لوقا کی انجیل کے ۹ باب کی ۴۱ آیت میں یوں مرقوم ہے کہ تب
یسوع نے جواب میں کہا کہ اے بے ایمان اور ٹیڑھی قوم میں
کب تک تمہارے ساتھ رہونگا مرقس کی انجیل ۱۶ باب
کی ۱۴ آیت آخر وہ ان گیارہوں کو دکھائی دیا جو شاگردوں
کو جب وہ کھانا کھانے بیٹھے تھے دکھائی دیا اور انکی بے ایمانی
اور سخت دلی پر ملامت کی کیونکہ انہوں نے ان کی باتوں پر جنہوں
نے اُسکے جی اُٹھنے کے بعد اُسے دیکھا تھا یقین نہ لائے تھا
کی انجیل ۲۴ باب ۲۵ آیت اسنے ان سے کہا
کہ اے نادانو اور نبیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں
سست اعتقادو اب ناظرین کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ
ان آیات مرقومہ بالا سے صاف عیاں ہے کہ لفظ بے ایمان
سے مراد وہ چال چلن نہیں ہے جیسا کہ حضرت سمجھے ہیں اگر
ذرہ آپ براہ نوازش انجیل کو پڑھ کر دیکھیں تو بخوبی
ثابت ہو جائیگا کہ لفظ بے ایمان سے مراد لفظ کم اعتقادی
کے ہے نہ کہ وہ چال چلن کے چنانچہ متی نے اپنی انجیل میں
بجائے لفظ بے ایمان کے لفظ بے اعتقاد کا استعمال کیا
ہے اور مرقس کی انجیل کے ۹ باب کی ۲۴ آیت اور لوقا
کی انجیل کے ۱۷ باب کی ۵ آیت کے مطالعہ کرنے سے بخوبی
ثابت ہوتا ہے کہ لفظ بے ایمان سے مراد لفظ کم اعتقاد
کے ہے اور یہ روایت مندرجہ اناجیل جسے ہم بیان
نہیں کرتے ہیں ہمارے دعوی کی ثبوتی میں کس
گواہی دیتی ہے روایت ایک شخص اپنے لڑکے کو جو سخت بیمار
اور نہایت لاچار تھا یسوع شاگردوں کی خدمت میں
حاضر کیا کہ دعا سے صحت اور شفا عطا کریں چونکہ ایسے
کام کے واسطے اعتقاد ذات خدا کسی سے ظہور میں آتا ہوا معلوم
ہے ہر وہ اسکی یہ مطلب برآری ذکر کے جھاڑ پھونک سے انہوں نے
آہستہ دینے مسیح سے جو کہیں ادھر ادھر پھرتے پھرتے تھے

یہ سب ہم گذشتہ ذکرہ بالا بیان کرا ئے ہیں اور اُن سے یوں
پایا کہ خداوند نے جو اِس ذکیہ پر نظر کرم دیکھیں اور اس
بزرگ اور بھلا کہ ہے روحی بخشیں اُسنے جواب میں حاضرین
اور شاگردوں سے مخاطب ہو کر بطور سرسری یوں کہا اے
بے ایمان اور ٹیڑھی قوم میں کب تک تمہارے ساتھ ہونگا
اب حضرت تعصب سے منہ موڑ آپ ہی منصف کریں کہ لفظ بے
ایمان سے مراد کم اعتقاد لئے ہیں یا کہ بد چال چلن کے اور
واضح ہو کہ شاگرد نہایت ضعیف الاعتقاد تھے یہاں تک کہ وہ
ان لوگوں کی جنہوں نے مسیح کو زندہ ہو جاتے ہوے دیکھا تھا
اُسی مضمون کی روایت ہر بار جو دیکھے کہ وہ جانتے تھے کہ
اسکے حق میں نبیوں نے بھی یہی فرمایا ہے جب تک انہوں نے
اُسے بچشم خود دیکھ یا یقین نہ لائے تو یہ جو کوئی کسی
پر اُسکی ضعیف الایمانی کے سبب سے بد چال چلن کی تہمت
لگاوے تو کیا ناظرین عاقل ایسے شخصوں کو زمرہ عاقلوں
میں سے تصور کرینگے یقین تو یہ ہے کہ جناب حضرت حافظ صاحب
اپنے محاورہ کے طور پر استغفراللہ و معاذ اللہ کہتے ہوئے ایسے
شخص کے حق میں یہ ارشاد فرماتے ہیں یا سمجھے کہ اس جانور کو
یا اس فاخرہ صورت انسان کو کیونکر نصیب ہوا کہ جائے انہوں
ہو کہ حضرت کا بھی یہی حال ہو کیونکہ جو لوگ اُن پر بسبب اُنکی
ضعیف الایمانی کے یہ تہمت کہ وہ سخت بے ایمان تھے لگاتے
ہیں اب ہماری طرف سے مختار ہیں جو چاہیں سو اپنے حق میں
خود ہی فرماویں ہم صرف اتنا کہینگے اب بموجب قاعدہ چہارم نمبر
جناب حافظ صاحب جیسے ہم ناکہ حضرت کی تصنیف کے اُنھویں
صفحہ پر مندرج ہے ازخود ناظرین نقل بھی کرتے ہیں یہ لفظ
ἄπιστος آپستاس اُس زبان یعنی یونانی
کا ہیں جس سے اناجیل بروجہ مختلفہ اقوام کے فائدہ کے
لئے ترجمان مروجہ ممالک اور دو زبان میں ترجمہ ہو کر شہرہ
آفاق ہو گئی ہیں اپنے دعویٰ کی ثبوتی میں پیش کرتے ہیں
کہ یہ ناظرین کے سامنے وہ اصل زبان جو اس زبان کے

کر دکھاؤ تحقیق تک سلسلہ وار ثابت ہو سکے جس کیا وہ بھی حرف
تو پہ اُسکا جائزہ ہوگا واضح ہو کہ یہ لفظ ہی ἄπιστος
پیستاس جو ان آیات مرقومہ بالا میں واقع ہوا ہے
معنے فقط بے اعتقاد کا دیا ہے اب یہ التماس ہے کہ اگر
اس لفظ مذکورہ بالا کے یہ معنے ہیں تو جناب حافظ صاحب
کس کس دلیل کے ساتھ ناظرین پر ثابت کر دینگے کہ
اس لفظ کے معنے بد چال چلن کے ہیں اور جھگڑے کی آرزو
کی کشش لگی ہو اور یاد رکھیں کہ اس مزا کو کریں اور
بیہودہ سازی سے کیا ہو گا اور ان باتوں سے کہ وہ ہر کے
سب پادری شاہ زیج صاحب روز من صاحب وغیرہ
مہربے ہیں کی طرح کو پہنچے ہیں کہ ان حافظ مار دینگے۔ اور
یہ جو حضرت اور بعض اہل اسلام منصف بے تعصب پطرس
حواری پر یہ دلیل کہ اُسنے بہ قسم قسم کھائی اور
منکر ہوا کہ میں مسیح کے معتقدوں میں سے نہیں ہوں
بے ایمان ہونگی تہمت لگاتے ہیں چند دلیل تعصب سے
خالی نہیں۔ دلیل اول ۔ اول تو خود وہ ایک مرتبہ ایسے
فعل کے خاص ہونے سے کسیکی راست گفتاری اور ایمانداری
میں کچھ فرق نہ پڑیگا۔ دوئم اگرچہ یہ فعل جو اُسنے صادر ہوا
قابل تحسین و آفرین نہیں لیکن وہ اُسمیں معذور ہے کیونکہ
یہ فعل اُسنے باضطراب وقت ہوا ہے وہ بسبب اُسکی ضعیف الایمانی
کے وقوع میں آیا ۔ سوم وہ ڈرپوک مرد تھا پہلے اور
نشیب و فراز زمانہ سے کچھ واقفیت نہ رکھتا تھا بلکہ دنیاوی
معاملات کی بھی اُسے کچھ خبر نہ تھی۔ چہارم جو کچھ اسنے کیا
پر اُسکا اُسنے نہایت پشیمان ہو کر غرق بحر ندامت ہوا اس
سے صاف بیان ہو سکتا ہے کہ یہ فعل اُسنے امر مجبوری سے عمل
میں آیا۔ پنجم وہ طالب حق بھی تھا پر ایمان پر کرتو ہو کر لگے یہ ہم
کبھی اُسنے اس قسم کی حرکت نہ ہوئی بلکہ وہ دلاور
کی سی ارادت اختیار کر کے تعلیمات دین عیسوی کے اگرچہ باوجود
جان پر بنی منادی کرتا رہا یہاں تک کہ اُسکا ایمان کامل

سچ ہے شاید اب ناظرین کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ
بنظر انصاف غور فرما کر حق اور باطل میں تمیز کریں اور حضرت
کی ذات بابرکات سے تو یہ اُمید ہے کہ راہ راستی سے
منحرف ہو کر یہ تو فرما ہی دینگے کہ اسنے تو یہ صدق دل
سے گرشاہان حق تو یہ ہوگا کہ ناظرین کی تشفی کے لئے
کوئی دلیل میں پیش کریں ورنہ ظاہر ہوگا جو ائی گھوڑے
پر سوار ہو کر کب تک آسمان پر اُڑینگے اور اگر یہ کہیں کہ
شاید وہ ناک پر بیجا حرکت ناملایم کی بدولت یہ
الزام جو پطرس حواری پر لگاتے ہیں عاید ہو سکتا ہے اور
اہل ذوالفتاس اُسکی بہت فرما بھی یہی حال ہو گا تو اس کا
جواب یہ ہے قربان اس مہر کے صدقہ میں اس طرح کے
ہیں کہ اگر کوئی اہل اسلام اپنی جان بچانے کے لئے
حضرت کے دشمنوں کے سامنے قسم کھا کر یہ انکار کرے کہ
میں اہل اسلام میں سے نہیں ہوں اور نہ مجھے اسلام میں
سے کچھ غرض ہے اور چند ہی منٹ بعد پر حق کر پھر اسلام میں
شامل ہو جاوے تو ہم اُسے اس امر میں مجبور نہ سمجھینگے اور امید
نہیں ہے کہ حضرت تو اسی مصدر تحسین و آفرین یاد کیجئے
میں اسلام نہیں کہ پطرس حواری جو کس دلیل کے رو سے
یہ الزام لگاتے ہیں اور فارس اور ہند کے مسلمانوں کے
اجداد وغیرہ کی ایمانداری کا تو یہ حال ہے کہ اُنھوں
نے اسلام اختیار کر لیا اب ہماری طرف سے حضرت کو اختیار
ہے کہ اپنے حق میں جو چاہیں سو کہیں اور اگر کہا جاوے جو یہ
یہ کہیں جو کہ انہوں نے دوسرے نبی پر حق سے انکار ہو کر
بکمال صدق دل اسلام کی پیروی اختیار کی اس تحکیم
الزام اُن پر عاید نہیں ہو سکتا بلکہ یہ عین اُنکی سعادت
ہوئی تو اسکا جواب یہ ہے کہ اُنکی ایمانداری کا حال ہم شمشیر
بے نیازی کا کیا ہے جب جناب بانی دیکھئے قوانین
قرآن میں حکم جہاد ہر اک کے یہ ہے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے
اسلام دین کے عقیدہ میں بزور شمشیر قتل ڈھاکر داخل

سلام کرو جو صاحب یہ تو پادری ہی پطرس صادق ہی
ہے ویسا ہی ہی مگر ناظرین تو جانتے ہیں کہ جا دشنام قرآن
ہے ناکر انجیل کی۔ اور واضح ہو کہ جناب حافظ صاحب کہ شریک
قسم کا کفارہ بھی با جو قسمی ہو جسے ہی بڑا ہی یہاں تک
کہ شان بیجا بات لکھتے ہیں اس سے معترض کو اعتراض
و حضرت پطرس صادق پر لگا کے حضرت پر بھی مادہ ہو انکا
کہ کہ قرآن میں لکھا ہو کہ جو قسمی قسم کے نئے مقام سو کا
مواخذہ نہ کیا جائیگا سورہ بقرہ اور سورہ مائدہ مصداق اس
امر کے ہیں لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم
نہیں پکڑتا تم کو اللہ تمہاری بے ہودہ قسموں پر
اگر قطعًا دانستہ جو قسمی قسم کھائی ہو تو اسکی تقسیم جزا
نہ ہوگا۔ سورہ تحریم میں یوں کہا ہے قد فرض اللہ لکم
تحلۃ ایمانکم واللہ مولٰکم وھو العلیم الحکیم یعنی مقرر کر دیا
اللہ نے واسطے تمہارے کھول ڈالنا قسموں تمہاری کا اور اللہ دوست
ہے تمہارا اور وہ ہے جاننے والا حکمت والا اور فی الجملہ قسم کا
کیا تو جب قرآن کچھ بات بھی نہیں بلکہ قصدی قسم کے
متعلق وہ بھی صراحت پر منحصر ہے چنانچہ سورہ مائدہ
سے صاف عیاں ہے۔ لکن یواخذکم بما عقدتم
الایمان فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما
تطعمون اھلیکم او کسوتھم او تحریر رقبۃ فمن لم یجد
فصیام ثلثۃ ایام ذلک کفارۃ ایمانکم
اب ناظرین کی خدمت میں یہ التماس ہے کہ اگر جناب حافظ صاحب
پطرس صادق کو جیسا یہاں ٹھہرانا چاہتے ہیں تو کسی دلیل کے
سے ٹھہراویں اور یہ مناسب ہے کہ بات کے واسطے ناظرین
کو کوئی بات سے انجیل کی معتبری میں کچھ خلل پیدا ہو۔
اور یہ جو پولوس رسول کے حق میں فرماتے ہیں کہ وہ فریبی
اور دھوکہ دہی میں مشہور تھے یہ دعوی انکا محض بے بنیاد
اور غلط ہے کہ تعصب سے خالی نہیں۔ اور یہ جو حضرت سیح کے
شخص پر بے ایمانی کی تہمت لگاتے ہیں سو معلوم نہیں کہ معترض کو

اعتراض کرنے یہودہ کی نسبت سے ہے یا یعقوب کے بھائی
یہودہ کی نسبت جو ایک خط انجیل میں بھی شامل ہے اگر
یہودہ اسکریوطی کی نسبت اگر یہ دعویٰ ہے کہ اسی کی نسبت
ہے تو اسکی بے ایمانی سے انجیل کی معتبری میں کچھ فرق
نہیں آ سکتا کیونکہ وہ انکے مصنفوں میں سے نہیں ہے اور اگر
معترض کا اعتراض یعقوب کے بھائی یہودا پر ہے تو انکی
حضرت نے کوئی دلیل نہیں دی۔ خاصکر کلام یہ ہے کہ اس
مباحثہ اسلام گزرتا ہے نے جانا تھا کہ وہ ہیچ کمیل کر
حواریوں کی معتبری خاک میں ملا انجیل کو غیر معتبر ٹھہراویں
مگر افسوس کہ حضرت کا کوئی حیلہ نہ چلا اور اس فرد دو بیجا
کا کچھ نتیجہ ہوا تو یہ ہے کہ آج تک چپ ہیں۔ بعد اس کا
آئندہ مجلہ میں وہ ناظرین ہوگا۔

غزل مولوی امداد حسین عرف محمد مراد تخلص بیمار مقیم اجمیر

جس نے دنیا میں حسینا کو ستانا ہوگا
بعد مرگ اُسکا جہنم میں ٹھکانا ہوگا ۔
ہر گنہگار و خطا بخشے ہیں پیا ہو کر تو
پر خداوند کے آگے نہیں جانا ہوگا ۔
جب گزرتے ہوگے عالم میں جو کے آگے
پیش پھر کوئی تمہارا نہ بہانا ہوگا ۔
ڈالدیں آگ میں جب تم کو فرشتے اُسدم
خون دل آنکھوں سے رو رو کے بہانا ہوگا ۔
سب خطا کاروں کو دوزخ میں جا نیگا ضرور
جبکہ عیسیٰ کا دوبارہ یہاں آنا ہوگا ۔
ایسی رسوائی سے مجکو تو بچانا یا رب
روز محشر میں جہاں سامنا ہوگا ۔
پھر کیا خوف ہو اس روز کا ای لیپ خدا
تیرے قدموں ہی میں اپنا ٹھکانا ہوگا ۔
ای مسیحا میں تیرے در پہ پڑا ہوں آکر
اپنے لوہو سے میرا جرم مٹانا ہوگا ۔
رتبہ شاہی کو نہ اُسکو جو تیرا غلام
چھوڑ کر جائے تجھے کوئی دیوانا ہوگا ۔
تشنہ لب ہوں میں تیرے پاس تو ہی آب حیات
پیش دل کو میرے اجر بجھانا ہوگا ۔
میں خطاکار ہوں تو ہی میرے عیبوں کو چھپا کر
میل دل میری جانب سے دو دانا ہوگا ۔
تیری اُلفت سے نہ موڑ دلکا کبھی منہ اپنا
دشمن جان اگر سارا زمانا ہوگا ۔
مرنہ خوف قیامت کے الم سے یا رب
تیرا بیمار تو مرنا ہی بچانا ہوگا ۔

اشتہار

بخدمت ناظرین و خریداران اخبار ہذا کے التماس ہے کہ اس
اخبار کی قیمت بہت ارزاں ہے کچھ گراں نہیں مناسب کہ جن
صاحبوں نے اسکی خریداری منظور فرمائی ہے براہ مہربانی قیمت
واجب الادا بذریعہ ڈاک ارسال فرمادیں تاکہ انتظار نہ کرنا پڑے۔

رسید زر

میاں عبد الرحیم صاحب ڈاکٹر ہزاریہ سکول گوجرانوالہ . . . عہ
حضرت پادری گولکناتھ صاحب جالندھر . . . ر
لالہ لاوربل صاحب لودیانہ . . . . عہ
لالہ اُتم چند صاحب لودیانہ ۱۲
حضرت پادری ذیکر صاحب . . . . عہ
دیوان الہ الارحمت مہا ٹریبات شہ . . . . عہ
میاں شہاب الدین صوفی لودیانہ . . . . عہ

مطبع مرکین مشن لودیانہ باہتمام پادری ویری صاحب چھپا